1981

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

# الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵/۷۰ ○ منگل ۲۶ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ ؛ ۲۴ نبوت ۱۳۶۰ ہش ؛ ۲۴ نومبر ۱۹۸۱ء ○ نمبر ۲۶۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۲۲ نبوت / نومبر۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ ہمارا رحیم و کریم مولا اپنے خاص فضل سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو اپنے خاص الخاص فضل و کرم سے ہمیشہ ہی صحت و سلامتی سے رکھے اور اپنے فرشتوں اور روح القدس کی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

## دلچسپ مقابلہ معلومات

طلبائے جامعہ احمدیہ کے مابین مورخہ ۲۶ نومبر بعد نماز مغرب جامعہ احمدیہ ہال میں ایک انتہائی دلچسپ مقابلہ معلومات منعقد ہو رہا ہے خواہشمند احباب سے شرکت کی درخواست ہے

(مساعد التحریر جامعہ احمدیہ ربوہ)

# جاپان میں یومِ تبلیغ کی ایک دلچسپ رپورٹ

## قانون کی پابندی اور احساسِ ذمہ داری کا شاندار مظاہرہ

جاپان میں مقیم جماعتِ احمدیہ کے مبلغ انچارج مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے دارالحکومت ٹوکیو میں منائے گئے ایک یوم تبلیغ کی دلچسپ رپورٹ ارسال کی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ قانون کی اطاعت اور پابندی جماعت احمدیہ کا ایک مستقل اور بنیادی شعار ہے اور یہ کہ قانون کی پابندی کے دائرے میں رہتے ہوئے بھی اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے پیغامِ حق پہنچانے کے راستے نکال دیتا ہے۔

مکرم راشد صاحب نے بتایا کہ ۳۰ اگست ۱۹۸۱ء کو بروز اتوار سال رواں کا دوسرا یوم تبلیغ منایا گیا۔ جاپان کے مشہور صنعتی اور گنجان آبادی کے شہر ٹوکیو کے مرکزی علاقہ میں لٹریچر کی تقسیم کا آغاز کیا گیا۔ اس کار خیر میں دس احمدی احباب حصہ لے رہے تھے ان کے علاوہ مکرم راشد صاحب کی دو معصوم بچیاں اس کام میں شامل تھیں۔ احباب کرام دین حق کی آواز لٹریچر کے ذریعے جاپان کے بے دین معاشرے میں پھیلا رہے تھے کہ ایک مشکل پیش آگئی۔

پولیس کے ایک شخص نے آکر بتایا کہ اس علاقہ میں لٹریچر کی تقسیم کے لیے خصوصی اجازت درکار ہے۔ جو اس وقت احباب نے حاصل نہ کی تھی۔ چنانچہ قانون کی پابندی کرتے ہوئے مکرم راشد صاحب نے فوری طور پر لٹریچر کی تقسیم بند کرا دی اور خود فوری طور پر پولیس کے دفتر گئے اور ڈیوٹی پر موجود پولیس افسر سے اس طرح سے گفتگو کا آغاز کیا کہ ہم کو اس پابندی کا علم نہ تھا۔ یہ علم ہونے پر ہم نے فوری طور پر لٹریچر کی تقسیم کا سلسلہ بند کر دیا ہے لیکن آج ہم نے یہ عزم کیا ہوا ہے کہ سب دوست اسلام کا یہ عافیت بخش پیغام جاپانیوں کی خدمت میں وسیع پیمانے پر پہنچائیں۔ مکرم راشد صاحب نے پولیس افسر کو کہا کہ آپ ہمیں مشورہ دیں کہ ہم اپنے اس مقصد کو کس طرح حاصل کر سکتے ہیں۔

اس موثر انداز گفتگو پر پولیس افسر مسکرا دیا اور کہنے لگا کہ اجازت کے بغیر لٹریچر کی تقسیم کی تو ہم اجازت نہیں دے سکتے اور آج اتوار کی وجہ سے اجازت دینے والا افسر مجاز بھی۔ یہاں نہیں ہے۔ اور یوں بھی اس کارروائی میں ایک دو دن لگ جاتے ہیں، لیکن آپ کی اس خواہش اور جذبے کے پیش نظر میں آپ کو ایک راستہ بتا سکتا ہوں کہ اگر آپ گھوم پھر کر گھروں کے لیٹر بکسوں میں لٹریچر ڈالیں تو اس پر کوئی پابندی نہیں اور آپ ایسا کر سکتے ہیں۔

پولیس افسر کا یہ مشورہ سنکر راشد صاحب نے اس کا شکریہ ادا کیا اور جماعت کے دوستوں سے باہر آکر کہا کہ ہم کو یاد رکھنا چاہیئے کہ حضرت مصلح موعود کا یہ ارشاد ہے کہ ؎

کچھ بھی ہو بند مگر دعوتِ اسلام نہ ہو

پس ہمیں قانون کی پابندی کرتے ہوئے تبلیغ دین کا جو بھی وسیلہ میسر ہو وہ اختیار کرنا چاہیئے اور اپنا کام کرتے چلے جانا چاہیئے۔

چنانچہ سب دوستوں نے مکرم راشد صاحب کی ہدایات کے پیش نظر اس علاقہ میں گھوم پھر کر گھروں کے لیٹر بکسوں میں لٹریچر ڈالنا شروع کیا اور یہ سلسلہ دوپہر کے کھانے تک جاری رہا۔

دوپہر کے کھانے کے بعد ظہر و عصر کی نماز باجماعت ادا کی گئی اور اس کے بعد تمام اشتہارات دوستوں میں تقسیم کر دیئے گئے اور انہیں یہ ہدایت کی گئی کہ وہ آج اور کل دو دنوں کے اندر اندر یہ اشتہارات اپنے اپنے علاقوں میں اسی طرح سے مکانوں کے لیٹر بکسوں میں ڈال کر تقسیم کر دیں اور اس کی اطلاع مبلغ انچارج کو دیں۔ چنانچہ تمام دوستوں نے بڑی ہمت سے کام لیا اور شام کو تمام دوستوں نے ایک ایک کر کے جو اطلاع دی اس سے معلوم ہوا کہ سارا لٹریچر اس روز ہی تقسیم کر دیا گیا۔ اس طرح سے ایک دن میں مجموعی طور پر ۶۲۵۰ پمفلٹ اور اشتہارات ٹوکیو کے مختلف علاقوں میں تقسیم کر دیئے گئے۔ الحمد للہ

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اہلِ جاپان کے حق قبول کرنے کے لیے دعا فرمائیں۔

## "ذکرِ خدا پہ زور دے ظلمتِ دل مٹائے جا"

سیدنا حضرت المصلح الموعود فرماتے ہیں:۔

"..... تاریخوں سے ثابت ہے کہ جب رومی سفیر مسلمانوں کی حالت دیکھ کر واپس گیا تو اس نے بادشاہ سے کہا کہ آپ مسلمانوں کے مقابلہ میں جیت نہیں سکتے۔ اس نے پوچھا کیوں؟ رومی سفیر نے جواب دیا کہ وہ تو سارا دن لڑتے اور ساری رات اللہ تعالیٰ کی عبادتیں کرتے ہیں۔ وہ آدمی نہیں بلکہ جن معلوم ہوتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت پر زور دینا ایسا نور پیدا کر دیتا ہے جس سے پہلے انسان کو اپنے نفس پر قابو حاصل ہوتا ہے اور پھر وہ دنیا کی اور طاقتوں کو مغلوب کر لیتا ہے۔

آج کل کے لوگ مغربی تہذیب کے ماتحت یہ سمجھتے ہیں کہ ذکر الٰہی وغیرہ کرنا اور مصلے پر بیٹھے رہنا وقت کو ضائع کرنا ہے۔ حالانکہ یہ مصلے پر بیٹھ کر ذکر الٰہی کرنے والے ہی تھے جنہوں نے بارہ سال کے اندر اندر آدھی دنیا تہ و بالا کر دی۔ اس سے صاف پتہ لگتا ہے کہ مصلے پر بیٹھنے سے وقت ضائع نہیں ہوتا بلکہ انسان کو ایسی برکت ملتی ہے کہ وہ بڑے بڑے کام تھوڑے سے وقت میں کر لیتا ہے۔

پس مصلے پر بیٹھنے کے معنے نکمّا پن کے نہیں بلکہ درحقیقت اس سے ایسی مہارت پیدا ہوتی ہے اور دل میں اس قسم کا نور پیدا ہو جاتا ہے کہ تھوڑے سے وقت میں انسان بڑے بڑے کام کر لیتا ہے۔ اگر تین گھنٹے وہ ذکر الٰہی میں مصروف رہتا ہے تو بے شک بظاہر اس کے تین گھنٹے وقت میں سے کم ہو جائیں گے مگر انہی تین گھنٹوں کی بدولت وہ آٹھ گھنٹوں میں وہ کچھ کام کرے گا جو باقی ۲۴ گھنٹوں میں بھی نہیں کر سکیں گے۔

پس عبادت کی کثرت تہجد اور ذکر الٰہی کی طرف توجہ کرو۔"

(تفسیر کبیر جلد ششم جز چہارم حصہ سوم صفحہ ۲۹۶)

خدام بھائیوں سے التماس ہے کہ اپنے اقارب میں برکت کے حصول کے لئے اور اپنے کاموں میں آسانی اور سہولت کے لئے ذکر الٰہی کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی مدد و نصرت حاصل کریں۔ قرآنی دعائیں۔ ادعیۃ الرسول۔ صد سالہ جوبلی منصوبہ کے روحانی پروگرام کے تحت دعائیں اور نوافل۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے ورد اور اٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور "دست بہ کار دل بایار" کا نمونہ پیش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس امر کی توفیق بخشے۔ آمین!

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

رجسٹرڈ ایل: ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبد الحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۶ محرم الحرام ۱۴۰۲ھ

۲۴ نبوت ۱۳۶۰ ہش

# محبتِ الٰہی کا سزاوار بنانے والے نقوشِ قدم

انسان کی روحانی ترقی کی معراج یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس قابل بنالے کہ خدا تعالیٰ اُس سے محبت کرنے لگے۔ انسان کا خود یہ سمجھنا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اُس وقت تک بیکار ہے جب تک کہ وہ خود اپنے پیدا کرنے والے کی طرف سے محبت کا سزاوار نہ بن جائے۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے خود بتایا ہے کہ اس کی محبت کا سزاوار بننے کا طریق کیا ہے۔ اس نے واضح فرمایا ہے کہ جو لوگ بھی اس کے محبوب ترین رسولؐ کی کامل پیروی اختیار کرتے ہیں وہ اس کی محبت کے سزاوار بن جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ اعلان کروایا:۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران آیت ۳۲)

ترجمہ:۔ (اے رسول!) تو کہہ (اے لوگو!) اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو (اس صورت میں) وہ بھی تم سے محبت کرے گا۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ کسی انسان کا یہ کہنا کہ میں اللہ سے محبت رکھتا ہوں اُس وقت تک متحقق نہیں ہو سکتا جب تک خدا تعالیٰ بھی اس سے محبت نہ کرے اور وہ اس وقت تک کسی کو اپنی محبت کا سزاوار نہیں بناتا جب تک کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر آپؐ کی کامل پیروی اور اتباع کرنے والا نہ ہو۔

یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ کوئی شخص بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر محض ایمان لانے سے آپؐ کا کامل متبع قرار نہیں پا سکتا ایمان لا کر وہ آپؐ کی امت میں تو داخل ہو سکتا ہے اور مسلمان قرار پا سکتا ہے۔ لیکن کامل متبع وہ اس وقت قرار پائے گا جب وہ آپؐ کے نقش قدم پر چل کر دکھائے گا۔

تمام ایمان لانے والوں کو خدا تعالیٰ کی محبت کا سزاوار بنانے کے لئے اپنے نقوش قدم کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خود نشاندہی فرمائی ہے اور فرمائی بھی ہے خدائی حکم کی تعمیل میں۔ امت کی راہ نمائی کے لئے ان نقوش قدم کی نشاندہی کا حکم دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ۚ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۝

(سورۃ الانعام آیات ۱۶۳، ۱۶۴)

ترجمہ:۔ (اے رسول!) تُو (ان ایمان لانے والوں سے) کہہ دے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری (ساری) زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے (اور) اس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اس (یعنی خالص توحید کے قیام) کا حکم ملا ہے اور میں سب سے پہلے سرِ اطاعت خم کرنے والا ہوں۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے محبت و اطاعت الٰہی میں اپنے آپ کو اس مقام پر پہنچا لیا تھا کہ اپنا سارا وجود خدا تعالیٰ کو سونپ دیا تھا۔ آپؐ ہمہ تن خدا کے ہی ہو گئے تھے۔ اپنا کچھ رہا ہی نہیں تھا۔ آپؐ نے اپنی زندگی حتیٰ کہ اس کے ایک ایک لمحہ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیا اور اس کی راہ میں لگا دیا آپؐ کا مرنا جینا اور آپؐ کے تمام اعمال جو ہر حرکت و سکون پر حاوی تھے خدا تعالیٰ کے لئے ہو گئے یہاں تک کہ آپؐ کی مرضی خدا تعالیٰ کی مرضی ہو گئی۔ پھر نہ صرف دل کے عزم تک یہ بات محدود تھی بلکہ آپؐ کے تمام جوارح اور تمام قویٰ اور تمام طاقتیں اسی راہ میں لگ گئیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کا عظیم الشان اعلان کرنے کا حکم دیا اور یہی وہ نقوشِ قدم ہیں آپؐ کے جن پر چلنے کی مومنوں کو تلقین کی گئی ہے اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق انہی نقوشِ قدم پر چلنے والے محبتِ الٰہی کے سزاوار بنتے ہیں۔ انہی نقوشِ قدم پر چل کر آپؐ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اللہ تعالیٰ کی محبت کے سزاوار بنے۔ چنانچہ صحابہ کرامؓ کے اس خصوصی شرف کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"صحابہ کرامؓ کے تعلقات بھی تو آخر دنیا سے تھے ہی۔ جائیدادیں تھیں، مال تھا، زر تھا مگر ان کی زندگی پر کس قدر انقلاب آیا کہ سب کے سب ایک ہی دفعہ دستبردار ہو گئے اور فیصلہ کر لیا کہ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ ہمارا سب کچھ اللہ ہی کے لئے ہے"

(الحکم جلد ۷ نمبر ۲۴ مورخہ ۳۰ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱)

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ان نقوش قدم پر جو لوگ بھی چلے۔ یعنی جنہوں نے آپؐ کی کامل اتباع اختیار کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی وہ اپنی اپنی استعداد کے مطابق خدا تعالیٰ کی محبت کے سزاوار قرار پائے۔ دنیا نے انہیں بے شک دکھ دیئے لیکن وہ جو اللہ تعالیٰ کے پیار اور اس کی محبت میں سرشار تھے وہ ان دکھوں اور مصیبتوں کو کب خاطر میں لا سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی راہ میں پیش آنے والے یہ دکھ اور مصائب تو ان کے لئے عین راحت کا موجب تھے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع اختیار کرنے والے ان مقدسین کا ذکر کرتے ہوئے سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"جب انسان کی محبت خدا کے ساتھ اس درجہ تک پہنچ جائے کہ اس کا مرنا جینا اپنے لئے نہیں بلکہ خدا ہی کے لئے ہو جائے تب خدا جو ہمیشہ سے پیار کرنے والوں کے ساتھ پیار کرتا آیا ہے اپنی محبت کو اس پر اتارتا ہے اور ان دونوں محبتوں کے ملنے سے انسان کے اندر ایک نور پیدا ہوتا ہے جس کو دنیا نہیں پہچانتی اور نہ سمجھ سکتی ہے۔ اور ہزاروں صدیقوں اور برگزیدوں کا اسی لئے خون ہوا کہ دنیا نے ان کو نہیں پہچانا وہ اسی لئے مکار اور خود غرض کہلائے کہ دنیا ان کے نورانی چہرہ کو دیکھ نہ سکی۔" (تقریر جلسہ مذاہب صفحہ ۷)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نقوشِ قدم پر ہی چلتے ہوئے اپنی زندگیوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں وقف کرنے اور اپنے وجودوں کو خدا تعالیٰ کے سپرد کرنے اور اس کی مرضیات پر چل کر اس کی محبت کا سزاوار بننے کی سیدنا حضرت اقدس نے ہمیں تلقین فرمائی ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"ایمان ایک راز ہوتا ہے جو مومن اور اللہ کے درمیان ہوتا ہے اور جس کو مخلوق میں سے اُس مومن کے سوا دوسرا نہیں جان سکتا۔۔۔۔ میں چاہتا ہوں کہ ہمارے دوست اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنے راز کو ایسا بنائیں جو صحابہ کرامؓ کا تھا۔۔۔۔ غرض یہ ہے کہ انسان کو ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی زندگی وقف کرے۔۔۔ مجھے حیرت آتی ہے کہ کیوں مسلمان اسلام کی خدمت کے لئے اور خدا کی راہ میں اپنی زندگی وقف نہیں کر دیتے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ پر نظر کر کے دیکھیں تو انکو معلوم ہو کہ کس طرح اسلام کی زندگی کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی جاتی تھیں۔۔۔۔ بات یہی ہے کہ لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے ناواقف محض ہیں ورنہ اگر ایک شمہ بھی اس لذت اور سرور سے آنکھوں جاوے تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ اس میدان میں آئیں۔

میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مَر کے پھر زندہ ہوں اور پھر مروں اور زندہ ہوں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔

۔۔۔۔ میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچا دوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیاتِ طیبہ اور ابدی زندگی کا طلب گار ہے تو وہ اللہ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی، میری موت، میری قربانیاں، میری نمازیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور حضرت ابراہیمؑ کی طرح اس کی روح بول اٹھے اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ جب تک انسان خدا میں کھویا نہیں جاتا، خدا میں ہو کر نہیں مرتا وہ نئی زندگی پا نہیں سکتا۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۹۸ تا ۱۰۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ذکرِ الٰہی ـــــ ایک عظیم عبادت

(سلطان احمد پیر کوٹی)

(۲)

## ذکرِ الٰہی کے اوقات

ذکرِ الٰہی کا کوئی وقت معیّن نہیں۔ ہر وقت ذکرِ الٰہی ہو سکتا ہے۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق روایت ہے کہ آپ ہر وقت ذکرِ الٰہی فرماتے۔ لیکن آپؐ نے مختلف اوقات کے لئے اذکار بیان فرمائے ہیں۔ مثلاً نماز کے بعد، طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب کے وقت، بازار میں داخل ہوتے وقت، گھر سے نکلتے وقت اور پھر گھر میں داخل ہوتے وقت، بستر پر لیٹتے وقت، کسی جگہ بیٹھتے وقت۔ غرض ہر لحظہ زندگی کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی نہ کوئی ذکر مذکور ہے۔

قرآن کریم نے بھی ذکرِ الٰہی کے لئے بعض خاص اوقات بیان فرمائے ہیں۔ اس نے کہا ہے کہ تم صبح کی نماز سے سورج نکلنے تک اور عصر کی نماز سے سورج غروب ہونے تک ذکرِ الٰہی کرو۔ پھر ایک جگہ پر رات کے پہلے اور پچھلے وقت کا بھی ذکر فرمایا ہے چنانچہ فرماتا ہے۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّ
اَصِيْلًا - (الدھر آیت ۲۶)

اور اپنے ربّ کا صبح و شام ذکر کیا کرو۔ "بُکرۃً" عربی میں پو پھٹنے سے سورج نکلنے تک اور "اصیل" عصر سے لے کر سورج ڈوبنے تک کو کہتے ہیں۔

پھر فرمایا:۔

وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ
طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ غُرُوْبِهَا
وَمِنْ اٰنَآئِ اللَّيْلِ فَسَبِّحْ وَ
اَطْرَافَ النَّهَارِ لَعَلَّكَ تَرْضٰى
(طٰہٰ آیت ۱۳۱)

سورج کے چڑھنے اور اس کے ڈوبنے سے پہلے اس کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح بھی کیا کر تاکہ اس کے فضل کو حاصل کر کے تو خوش ہو جائے۔

ایک اور جگہ فرمایا:۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا
وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ
الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ
وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ
(الاعراف ۲۰۶)

تو اپنے نفس میں اپنے ربّ کو عجز اور خوف کے ساتھ یاد کرتا رہا کر اور دھیمی آواز سے بھی صبح بھی اور شام بھی ایسا کیا کر اور کبھی غفلت کرنے والوں میں شامل نہ ہو۔

سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ حِيْنَ تَقُوْمُ
وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَاِدْبَارَ
النُّجُوْمِ - (النجم)

جب تو عبادت کے لئے کھڑا ہو تو ہماری حمد کے ساتھ ساتھ تسبیح بھی کرتا رہ۔ اسی طرح جب تو رات کے وقت کھڑا ہو تو تو اس یعنی خدا کی تسبیح کرتا رہ اور جب ستارے پیٹھ پھیر لیں یعنی رات ختم ہونے والی ہو تب بھی۔

حضرت ذکریا علیہ السلام کو حضرت یحییٰ علیہ السلام کی پیدائش کی بشارت ملی تو آپ نے اللہ تعالیٰ سے کوئی حکم اور نشان طلب فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا
رَمْزًا - وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا وَّ
سَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ - (آل عمران ۴۲)

تجھے یہ حکم ہے کہ لوگوں سے تین دن تک اشارہ کے سوا بات نہ کرے اور اپنے رب کو بہت یاد کرے اور شام اور صبح اس کی تسبیح کرے۔

احادیث میں آتا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہر فرض نماز کے بعد ذکرِ الٰہی فرمایا کرتے اور اپنے صحابہؓ سے فرمایا کہ تم میں سے جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ بار سبحان اللہ۔ ۳۳ بار الحمد للہ۔ ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ چاہے وہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں بخش دے گا۔

حضرت مغیرہؓ بن شعبہ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم

كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ
مَّكْتُوْبَةٍ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ - لَهُ الْمُلْكُ
وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيْرٌ - اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا
اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ
وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ
الْجَدُّ - (متفق علیہ)

ہر نماز فرض کے بعد فرمایا کرتے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے۔ کوئی اس کا شریک نہیں۔ اس کی بادشاہت ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر شئی پر قادر ہے۔ اللہ جو چیز تجھے دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جس چیز سے روکے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور نہیں نفع دیتا کسی مال و دولت والے کو تجھ سے اس کا مال و دولت۔

ایک روایت میں ہے کہ آپؐ جب نماز سے لوٹتے تو تین بار استغفار فرماتے۔ نیز یہ کلمات کہتے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ
تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (مسلم)

اے اللہ تو سلام ہے اور تجھ سے سلامتی ہے۔ اے صاحبِ عظمت و جلال تو برکت والا ہے۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت فرماتے ہیں کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ سَبَّحَ بَعْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلٰثًا وَّ
ثَلٰثِيْنَ وَكَبَّرَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ
وَحَمِدَ اللّٰهَ ثَلٰثًا وَّثَلٰثِيْنَ فَتِلْكَ
تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ وَقَالَ تَمَامُ
الْمِائَةِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ - لَهُ
الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (اور
ایک روایت میں ہے کہ ۳۴ بار تکبیر کہے)
(مسلم)

جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ سبحان اللہ، ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر اور ایک بار لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ - لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ بخش دے گا۔ چاہے وہ گناہ سمندر کی جھاگ کی مانند کیوں نہ ہوں۔

حضرت ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

مَنْ قَرَاَ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ
دُبُرَ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ
لَمْ يَمْنَعْهُ مِنْ دُخُوْلِ الْجَنَّةِ
اِلَّا الْمَوْتُ (النسائی)

جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے اسے جنت میں داخل ہونے سے کوئی چیز نہیں روک سکتی۔

## ذکرِ الٰہی کیسے کیا جائے۔

سورہ اعراف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

اُذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا
وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ
الْقَوْلِ - (آیت ۲۰۶)

تم اپنے رب کو اپنے جی میں عجز اور خوف سے یاد کرتے رہا کرو اور دھیمی آواز سے بھی۔ گویا ذکرِ الٰہی کے دو طریق اس آیت میں بیان ہوئے ہیں۔ ۱۔ اپنے جی میں یعنی مخفی طور پر۔ ۲۔ قدرے بلند آواز سے مگر بہت زیادہ بلند آواز سے نہیں۔ ایک اور جگہ فرمایا:۔ وَلَا تَجْهَرْ بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا وَابْتَغِ بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا (بنی اسرائیل ۱۱۱)

تو اپنے دعائیہ الفاظ اونچی آواز سے نہ کہا کر اور نہ انہیں بہت آہستہ کہا کر بلکہ اس کے درمیان درمیان کوئی راہ اختیار کیا کر۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت ابو موسیٰؓ روایت کرتے ہیں کہ آپؐ کہیں جا رہے تھے کہ چلتے چلتے ایک صحابیؓ نے زور سے کہا اللہ اکبر۔ اللہ اکبر۔ اس پر آپؐ نے فرمایا

اِرْبَعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ فَاِنَّكُمْ لَا
تَدْعُوْنَ اَصَمَّ وَلَا غَائِبًا
اِنَّكُمْ تَدْعُوْنَ سَمِيْعًا قَرِيْبًا
وَّهُوَ مَعَكُمْ (بخاری)

تم اپنے نفوس پر رحم کرو۔ خدا تعالیٰ کا ذکر زیادہ اونچی آواز سے کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ تو سمیع و قریب ہے۔ وہ نہ بہرہ ہے اور نہ کسی جگہ سے غائب ہے۔ وہ ہر جگہ تمہارے ساتھ ہے۔

۲۔ اسلام دینِ فطرت ہے۔ اس کے تمام احکام فطری ہیں۔ ذکر اللہ میں بھی اسی بات کو مدنظر رکھا گیا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا ہے کہ دیکھو تم خدا تعالیٰ سے فطری محبت پیدا کرو اور اسے اسی طرح یاد کرو جس طرح تم اپنے باپ دادوں کو یاد کرتے رہو۔ (فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ - (البقرہ ۲۰۱)) یاد رہے کہ انسان کو اپنے آباء سے جو محبت ہوتی ہے وہ ذاتی اور فطری ہوتی ہے۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا - یعنی اللہ تعالیٰ کو یاد کرو جس طرح تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو اس میں سرّ یہ ہے کہ آباء کی محبت ذاتی اور فطری محبت ہوتی ہے۔ دیکھو بچہ کو جب ماں مارتی ہے وہ اس وقت بھی ماں ماں ہی پکارتا ہے۔ گویا اس آیت میں اللہ تعالیٰ انسان کو یہ تعلیم دیتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے فطری محبت پیدا کرے۔ اس محبت کے بعد اطاعت امر اللہ کی خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ یہی وہ اصل مقام معرفت کا ہے جہاں انسان کو پہنچنا چاہیئے۔ (لیکچر لدھیانہ صفحہ ۳۴)

## ذکرِ الٰہی کے فوائد

ذکرِ الٰہی سے اطمینانِ قلب اور تسکین نصیب ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ
قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ - اَلَا
بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ
(رعد آیت ۲۹)

جو لوگ ایمان لائے ہوں اور ان کے دل اللہ کی یاد سے اطمینان پاتے ہوں (ان کو ہدایت دیتا ہے) پس سمجھ لو کہ اللہ کی یاد ہی سے دل اطمینان پاتے ہیں۔

بے اطمینانی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب انسان یہ سمجھتا ہے کہ اس مصیبت اور تکلیف کا کوئی علاج نہیں لیکن اگر اسے یقین ہو کہ ہر دکھ، ہر مصیبت اور ہر تکلیف کا علاج ہے تو وہ گھبرائے گا نہیں۔ جب کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے تو اسے یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ غیر محدود طاقتوں کا مالک ہے۔ وہ ہر قسم کی تکالیف کو دور کر سکتا ہے تو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کا دل کہتا ہے میرا خدا موجود ہے۔ وہ تمام قدرتوں کا مالک ہے۔ اس میں یہ طاقت ہے کہ میری ان تکالیف کو دُور کر دے۔ پھر مجھے گھبرانے کی کیا ضرورت ہے۔ اس طرح اس کو اطمینانِ قلب نصیب ہوتا ہے۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا:۔

مَا مِنْ قَوْمٍ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتِ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ۔ (ترمذی)

جو لوگ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں۔ ان کے گرد چکر لگاتے ہیں اور طواف کرتے ہیں۔ ان پر رحمتِ الٰہی غلبہ پا لیتی ہے۔ ان پر سکینت نازل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے پاس موجود مخلوق میں ان کا ذکر کرتا ہے۔

حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمدِ الٰہی ہے، استغفار ہے اور درود شریف۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر ایک قسم کے غم و ہم دُور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اسی لئے فرمایا اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ۔ اطمینانِ سکینتِ قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔"

(الحکم ۳۱ر مئی ۱۹۰۳ء صـ ۹)

ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"محدود اختیار میں انسان کے لیے دو راستے کھلے ہیں۔ ایک وہ راستہ ہے جو جہنم کی طرف لے جانے والا ہے اور ایک وہ راستہ ہے جو خدا تعالیٰ کی جنتوں کی طرف لے جانے والا ہے جو راستہ خدا تعالیٰ کی جنتوں کی طرف لے جانے والا ہے وہ امن کا راستہ، وہ اطمینانِ قلب کا راستہ، وہ تسکینِ قلب کا راستہ ہے اسی واسطے مومن جو خدا تعالیٰ سے ذاتی تعلق رکھنے والا اور اس کی صفات کو جاننے والا ہے وہ جانتا ہے کہ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد ۲۹) ذکر اللہ کے نتیجہ میں اطمینانِ قلب حاصل ہو سکتا ہے اور مومن اسے حاصل کرتا ہے۔"

(الفضل ۱۱ر مئی ۱۹۷۷ء)

"حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی انسانی قلوب اطمینان اور تسکین، خوشی اور مسرت کی کیفیت محسوس کرتے ہیں۔ انسان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے ہی تسکین ہو سکتی ہے۔"

(الفضل ۱۱ر جون ۱۹۷۸ء)

جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں:۔

"اگر تم تسکین اور اطمینان کی زندگی حاصل کرنا چاہتے ہو تو تمہیں خدا تعالیٰ کے ذکر کی طرف توجہ کرنی چاہیئے اور اگر توجہ نہیں کرو گے تو تمہیں بے اطمینانی، بے چینی، گھبراہٹ، خوف اور وحشت کا سامنا کرنا پڑیگا۔ نروس بریک ڈاؤن یعنی اعصاب پر بڑا دباؤ پڑیگا اپنی حرکات اور اعمال کے نتیجہ میں۔"

(الفضل ۱۱ر جون ۱۹۷۷ء)

۲۔ ذکرِ الٰہی کے نتیجہ میں انسان ظلمات سے نجات حاصل کرتا ہے۔ اس کے لیے نور کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی دعائیں اور تائید میسر آتی ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا۔ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔

(احزاب آیات ۴۲ تا ۴۴)

اے مومنو! اللہ کا ذکر بہت کیا کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح کیا کرو۔ وہی ہے جو تم پر اپنی رحمتیں بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تمہارے لئے دعائیں کرتے ہیں تاکہ اس کا نتیجہ یہ نکلے کہ وہ تم کو اندھیروں سے نور کی طرف لے جائے۔

ان آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ یہ ایک زبردست وعدہ ہے اگر آپ اس کی قدر پہچانیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم میرے ذکر میں مشغول رہو گے اور صبح و شام میری تسبیح کرو گے اور تمہارے دلوں کے اندر اسلام حقیقی معنوں میں داخل ہو جائے گا تو هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ خدا تعالیٰ کی رحمتیں تم پر نازل ہوں گی وَمَلٰٓئِكَتُهٗ اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی دعائیں تمہارے ساتھ ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کی طرف سے تمہارے لئے دعائیں مانگی جائیں گی اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر قسم کے ظلمات سے تمہیں نکال لیا جائے گا اور ایک نور تمہیں عطا کیا جائے گا۔"

(الفضل ۲۱ر نومبر ۱۹۷۷ء)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

"لَا يَقْعُدُ قَوْمٌ يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا حَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَنَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ۔

(مسلم)

جب کبھی کوئی گروہ یا جماعت ذکر کی مجلس قائم کرتی ہے تو فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں ان کو رحمت ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینت اترتی ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر اپنے مقربین میں کرتا ہے۔

ایک اور روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً يَّطُوْفُوْنَ فِي الطُّرُقِ يَلْتَمِسُوْنَ اَهْلَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا قَوْمًا يَّذْكُرُوْنَ اللّٰهَ تَنَادَوْا هَلُمُّوْا اِلٰى حَاجَتِكُمْ قَالَ فَيَحُفُّوْنَهُمْ بِاَجْنِحَتِهِمْ اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا

(بخاری)

اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے رستوں اور گذرگاہوں میں پھرتے رہتے ہیں وہ ذکر کرنیوالوں کو ڈھونڈتے ہیں جب وہ کسی جماعت کو ذکرِ الٰہی کرتے ہوئے پاتے ہیں تو وہ ایک دوسرے کو پکارتے ہیں۔ اپنے مطلب کی طرف جلدی آؤ۔ آپ فرماتے ہیں پھر وہ فرشتے اپنے پروں کے ساتھ ان کو ورے آسمان تک گھیر لیتے ہیں۔

ایک اور روایت ہے۔

اِنَّ لِلّٰهِ مَلٰٓئِكَةً سَيَّارَةً فُضُلًا يَّبْتَغُوْنَ مَجَالِسَ الذِّكْرِ فَاِذَا وَجَدُوْا مَجْلِسًا فِيْهِ ذِكْرٌ قَعَدُوْا مَعَهُمْ وَحَفَّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا بِاَجْنِحَتِهِمْ حَتّٰى يَمْلَؤُا مَا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ السَّمَآءِ الدُّنْيَا فَاِذَا تَفَرَّقُوْا عَرَجُوْا وَصَعِدُوْا اِلَى السَّمَآءِ

(مسلم)

اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے ہیں جو پھرتے رہتے ہیں جو اعمال لکھنے والوں کے سوا ہیں وہ ذکر کی مجالس تلاش کرتے ہیں جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں ذکرِ الٰہی ہو رہا ہو تو وہ بھی ان کے ساتھ بیٹھ جاتے اور ان میں سے بعض بعض کو اپنے پروں کے ساتھ گھیر لیتے ہیں یہاں تک کہ فرشتے ذکر کرنے والوں اور ورے آسمان کے درمیان خلاء کو پُر کر دیتے ہیں۔ جب وہ مجلس منتشر ہو جاتی ہے تو یہ فرشتے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور ساتویں آسمان تک پہنچ جاتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ اگر آپ ذکرِ الٰہی میں لگے رہیں تَصَافَحَتْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ عَلٰى فُرُشِكُمْ وَطُرُقِكُمْ

(مسلم)

تو فرشتے تمہارے بستروں اور رستوں پر تم سے مصافحہ کریں۔

ہمارے موجودہ امام ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"ظلمات سے نجات حاصل کر کے نوری فضاء میں داخل ہونے کیلئے یہ ضروری ہے کہ ملائکہ کی تائید اور ان کی دعائیں شامل حال ہوں اور ملائکہ کی تائید اور ان کی دعائیں صرف اس وقت شامل حال ہوتی ہیں جب اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا نزول ہو رہا ہو ..... پس جب تک ہم کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنیوالے نہ ہوں ہر وقت اس کی یاد میں اپنی زندگی کے لمحاتِ زندگی نہ گزارنے والے ہوں صبح و شام اس کی تسبیح اور اس کی تحمید کرنیوالے نہ ہوں اس کے پاک و مقدس نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجیں اُس وقت تک ہم اس کی تائید، اس کی رحمت، اور اس کے فرشتوں کی تائید و نصرت حاصل نہیں کر سکتے اور جب تک ایسا نہ ہو جائے اس وقت تک شیطانی اندھیروں سے نجات حاصل کر کے اللہ کے نور کی دنیا میں ہم داخل نہیں ہو سکتے۔"

(الفضل ۲۲ر مارچ ۱۹۶۸ء)

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میری رحمت کے حصہ دار بننا چاہتے ہو میرے فضلوں کے وارث بننا چاہتے ہو تو پھر ایک راستہ میرے فضلوں کے وارث بننے کا یہ ہے کہ

اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا

ذکر دل کا بھی ہوتا ہے۔ ذکر زبان کا بھی ہوتا ہے۔ زبان کا ذکر بھی انسان کو جتنا موقعہ ملے کرتے رہنا چاہیئے ..... پس اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ فرمایا کہ صبح و شام اس کی

باقی صـ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ہمارا جلسہ سالانہ

مکرم فضل احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم مظفر آباد (آزاد کشمیر)

ہمارا بابرکت جلسہ سالانہ قریب سے قریب تر آرہا ہے۔ شمعِ احمدیت کے پروانے جوق در جوق شمولیت کے لئے پر تول رہے ہیں اس مبارک جلسہ میں شریک ہونے کے لئے حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے تاکید فرمائی ہے حضور فرماتے ہیں۔

"آج کے دن کے بعد جو تیس دسمبر ۱۸۹۱ء ہے آئندہ اگر ہماری زندگی میں ۲۷ دسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہیئے" (آسمانی فیصلہ صفحہ ۴۱ تا صفحہ ۴۲)

حضور نے اس جلسہ میں غریب اور کم مقدرت احباب کو بھی شامل ہونے کی تاکید فرمائی چنانچہ فرمایا:۔

"اور کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دقت سرمایہ سفر میسر آجاوے گا"

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۴۲)

"حضور نے احباب کو ہر صورت میں جلسہ میں شامل ہونے کی تاکید فرمائی "بجز ایسی صورت کے کہ ایسے موانع پیش آجائیں جن میں سفر کرنا اپنی حدِ اختیار سے باہر ہو جائے"

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۴۲-۴۳)

اس مبارک اور للّٰہی جلسہ کا پس منظر حضور کے الفاظ میں یہ ہے۔

"چونکہ ہر یک کے لئے بباعثِ ضعف فطرت یا کمیٔ مقدرت یا بُعد مسافت یہ میسر نہیں آسکتا کہ وہ صحبت میں آکر رہے یا چند دفعہ سال میں تکلیف اٹھا کر ملاقات کے لئے آوے۔ کیونکہ اکثر دلوں میں ابھی ایسا اشتعالِ شوق نہیں کہ ملاقات کے لئے بڑی بڑی تکالیف اور بڑے بڑے حرجوں کو اپنے پر روا رکھ سکیں لہٰذا قرین مصلحت معلوم ہوتا ہے کہ سال میں تین روز ایسے جلسہ کے لئے مقرر کئے جائیں"

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۴۱)

حضور کے اس مبارک ارشاد سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایسے افراد جن کا مرکز سے کم تعلق ہے انکو اس جلسہ میں ضرور شامل کیا جائے اور جو لوگ مرکز سے سچی محبت اور تڑپ رکھتے ہیں مگر بوجہ عزت یا لمبی مسافت کے بار بار مرکز میں نہیں آسکتے وہ کم از کم اس جلسہ پر ضرور آئیں۔ اس جلسہ کے چند فوائد درج ذیل ہیں۔

۱۔ حضرت اقدس سے ملاقات حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"سلسلۂ بیعت میں داخل ہو کر پھر ملاقات کی پرواہ نہ رکھنا ایسی بیعت سراسر بے برکت اور صرف ایک رسم کے طور پر ہوگی"۔

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۴۱)

۲۔ حقائق و معارف۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا"

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۴۲)

۳۔ یہ جلسہ ایمان کی ترقی کا ذریعہ ہے۔

۴۔ اس جلسہ میں شامل ہونے والے خدائے واحد پر پختہ یقین رکھتے ہیں۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ یقین کے بغیر گناہ سے رہائی ممکن نہیں۔

۵۔ حقیقی معرفت کے بغیر خداشناسی ناممکن ہے اور جلسہ میں معرفت کو بڑھانے کے سامان ہیں۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"اس جلسہ میں ایسی باتیں سنائی جائیں گی جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں"

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۴۲)

۶۔ امام وقت کی پُرجذب دعائیں۔ اس سلسلہ میں حضرت اقدس ..... فرماتے ہیں۔

"نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی۔ اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے"

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۴۲)

حضرت اقدس نے ۱۸۹۱ء کے جلسہ میں شامل ہونے والوں کو ان الفاظ میں دعا دی۔

"اس جلسہ پر جس قدر احباب محض للہ تکلیف سفر اٹھا کر حاضر ہوئے خدا ان کو جزائے خیر بخشے اور ان کے ہر ایک قدم کا ثواب انکو عطا فرماوے آمین ثم آمین"

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۴۳)

ہر وہ شخص جو آج بھی خالص نیت سے اس جلسہ میں شامل ہوگا وہ حضور کی دعا کے تحت ہر قدم کا ثواب پائے گا۔ حضور کے ان مبارک الفاظ سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جس قدر کوئی دُور سے شامل ہوگا اُسی قدر زیادہ ثواب کا مستحق ہوگا۔ حضرت اقدس کے بعد آپکے جانشینوں کی دعائیں جماعت کے افراد کو مل رہی ہیں۔ جو لوگ ان دعاؤں میں شامل ہوتے ہیں وہ اس بات کے گواہ ہیں کہ انہیں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اُن کے دلوں کے گند دھوئے جا رہے ہیں۔ کئی افراد نے اس دعا کے منظر کو دیکھ کر بیعت کی۔

۷۔ اس جلسہ کا ساتواں فائدہ حضرت اقدس کے الفاظ میں یہ ہے:۔

"ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جسقدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا"

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۴۲)

۸۔ دعائے مغفرت فرمایا:۔

"اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی"

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۴۲)

اس سلسلہ میں وفات شدگان کے نام ہر سال پڑھے جاتے ہیں اور ان کے لئے دعا کی جاتی ہے۔

۹۔ اخوت و اتحاد کی کوشش فرماتے ہیں۔

"تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہِ حضرت عزت جلشانہٗ کوشش کی جائے گی"

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۴۲)

بکثرت ایک دوسرے سے ملنے کے نتیجہ میں یہ مقصد بھی پورا ہو رہا ہے۔ حضرت اقدس یہ بھی فرما گئے:۔

"اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاء اللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے"

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۴۲)

۱۰۔ خدمتِ خلق کے جذبہ میں ترقی۔ ابتدائی جلسہ میں یہ فائدہ سامنے نہ آیا ہوگا لیکن اب جب بڑی کثرت کے ساتھ رضاکار بہت تکلیف اٹھا کر ڈیوٹی دیتے ہیں یہ بات سامنے آتی ہے کہ اس طریق سے خدمتِ خلق کا جذبہ ترقی کرتا ہے اور چھوٹے چھوٹے بچوں سے بھی خدمت کی بے نظیر مثالیں ظہور پذیر ہوتی ہیں۔

۱۱۔ مہمان نوازی کی مشق۔ رضاکار مہمانوں کی ہر رنگ میں خدمت کرتے ہیں نئی نسل پر اسکا خوشگوار اثر پڑتا ہے اور اس کا جذبہ مہمانوازی ترقی کرتا ہے۔

۱۲۔ اہالیانِ ربوہ کی تربیت کا انمول موقع۔ ہمارے آقا اہالیانِ ربوہ کو ان ایام کے لئے خاص طور پر تیار کرتے ہیں اور ان کے اخلاق و کردار کو بلند کرتے ہیں حال ہی میں حضور نے ایک خطبہ میں فرمایا:

"باہر سے آنے والوں کے سامنے اگر آپ کسی بداخلاقی کا مظاہرہ کریں تو یہ آپ کے لئے ڈوب مرنے کا مقام ہے ان پر اتنا بڑا اثر پڑتا ہے جس کی حد نہیں۔ آپ کو چاہیئے کہ آنے والوں کی خدمت کریں انہیں کوئی تکلیف نہ ہونے دیں"

(الفضل ۱۰ر نومبر ۱۹۸۱ء)

۱۳۔ حضور نے گھروں اور محلوں کی صفائی پر زور دیا اس پر اہالیان ربوہ عمل کرتے ہیں۔ اور ان میں وقارِ عمل کی عادت پڑتی ہے۔

۱۴۔ تبلیغ کا بہت بڑا ذریعہ یہ جلسہ پر آنے والے تقریباً اکثر غیر از جماعت احباب پر اسکا اچھا اثر پڑتا ہے اور بہت سے افراد کو بیعت کرنے کی توفیق ملتی ہے کیونکہ یہ جلسہ بہت سی غلط فہمیوں کو دور کرتا ہے اس لئے اس پر دوسروں کو لانے کی خاص کوشش کرنی چاہیئے۔

۱۵۔ غیر ممالک سے آنیوالے افراد کو دیکھ کر اپنوں اور غیروں کو پتہ چلتا ہے کہ جماعت نے کسقدر ترقی کی اس طرح ایمان بڑھتا ہے۔

۱۶۔ حضور کی دعائیں لینے کے علاوہ ہر احمدی کو مقدس جگہ پر نمازوں اور تہجد میں دعاؤں کے خاص مواقع ملتے ہیں۔

۱۷۔ صحبت صادقین کا ذریعہ۔ یہ جلسہ کا بہت بڑا فائدہ ہے حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"تمام مخلصین داخلین سلسلۂ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور اپنے مولیٰ کریم اور رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دل پر غالب آجائے اور ایسی حالتِ انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔ لیکن اس غرض کے حصول کے لئے صحبت میں رہنا اور ایک حصہ اپنی عمر کا اس راہ میں خرچ کرنا ضروری ہے"

(آسمانی فیصلہ صفحہ ۴۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# عشرۂ تربیت مجلس خدام الاحمدیہ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ ۲ دسمبر تا گیارہ دسمبر عشرۂ تربیت منائیں۔ جسمیں درج ذیل امور پر خصوصی توجہ دی جائے۔

- پنجگانہ نماز باجماعت کا التزام۔ سست خدام سے رابطہ انہیں نمازوں کا پابند بنانے کیلئے حکمت اور موعظہ حسنہ سے کام لیتے ہوئے مؤثر مساعی۔
- روزانہ باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم
- دو مرتبہ باجماعت نماز تہجد کی ادائیگی۔
- روزانہ تربیتی اجلاس میں باری باری عناوین درج ذیل پر تربیتی تقاریر۔

۱۔ امانت و دیانت ، ۲۔ دعا اور ذکر الٰہی ، ۳۔ تلاوت قرآن کریم ، ۴۔ نماز باجماعت ۵۔ راست گفتاری ، ۶۔ جھوٹ ، ۷۔ غیبت ، ۸۔ توکل علی اللہ ، ۹۔ ایفائے عہد ۱۰۔ عجز و انکسار

- حضرت اقدس کی تصنیف لطیف کشتی نوح سے ہماری تعلیم کا مطالعہ۔
- صد سالہ جوبلی کے روحانی پروگرام پر عمل۔ غلبۂ اسلام، قدرت ثانیہ کے استحکام و دوام اور بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے لئے بکثرت دعائیں۔
- صحبت صالحین۔ افشائے سلام۔ عیادت مریضاں اور اسلامی اخلاق کو اپنانے کے لئے عملی کوشش۔

قائدین کرام اور ناظمین تربیت سے گذارش ہے کہ عشرہ تربیت کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن تدبیر اور دعا سے کام لیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین۔

عشرۂ تربیت کی مفصل رپورٹ ضرور بھجوائیے فجزاکم اللہ

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

# تبلیغ و اشاعت احمدیت اور تحریک جدید

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ساری دنیا میں تبلیغ و اشاعت احمدیت کا کام حضور ایدہ اللہ کی راہنمائی و نگرانی میں تحریک جدید کے نظام کے تحت بفضل اللہ تعالیٰ ہو رہا ہے اور حضور ایدہ اللہ کے بیرونی ممالک کے دوروں سے اس پروگرام میں خاصی تیزی پیدا ہو چکی ہے۔ بفضل اللہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔ مساجد کا قیام۔ مشن ہاؤسز کی تعمیر اور مالی قربانیوں میں خدا تعالیٰ اپنا فضل فرما رہا ہے۔

تمام خدام و مجالس تحریک جدید کے دفتر سوم میں شامل ہو کر تبلیغ و اشاعت احمدیت کے اس روحانی پروگرام میں حصہ لے سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

# گم شدگی رسید بک

قیادت ضلع ساہیوال کی رسید بک نمبر ۱۶۱۱۱ جس کی رسیدات ۱ تا ۹۰ استعمال ہو چکی ہیں ۱۸ تا ۲۷ ستمبر ۱۹۸۱ء کے دوران کہیں گم ہو گئی ہے۔

لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے کہ رسید بک مذکورہ پر کسی قسم کی ادائیگی نہ کی جائے اور اگر کسی کے علم میں آجائے تو دفتر مرکزیہ خدام الاحمدیہ واپس بھجوا کر ممنون فرماویں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

# ناظم صاحب اطفال!

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس اطفال الاحمدیہ کے قیام کی ضرورت سے متعلق ارشاد فرمایا:۔

"قومی نیکیوں کے تسلسل کے قیام کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے کہ اس قوم کے بچوں کی تربیت ایسے ماحول اور ایسے رنگ میں ہو کہ وہ ان اغراض اور مقاصد کو پورا کرنے کے اہل ثابت ہوں جن اغراض اور مقاصد کو لے کر وہ قوم کھڑی ہوئی ہے۔"

(الفضل ۲۲ اپریل ۱۹۳۸ء)

آیئے جائزہ لیں کہ ہم حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ کے اس ارشاد کو کس حد تک پورا کر رہے ہیں۔

(سیکرٹری عمومی مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

بقیہ:۔ ذکر الٰہی صفحہ ۳ سے آگے

تسبیح میں مشغول رہو اور خدا تعالیٰ کا ذکر بہت کیا کرو۔ اس کی رحمت کے وارث بننے کے لئے یہ ضروری ہوتا ہے اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی نعمتوں سے نوازے گا۔ نیز اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کو کہا ہے کہ میرے وہ بندے جو میرے ذکر کثیر میں مشغول ہوں اور صبح و شام میری تسبیح اور تحمید میں لگے ہوں ان کے لئے تم بھی دعائیں کرتے رہو..... اصول طور پر تم خدا کی رحمت کے مستحق اور ملائکہ کی دعاؤں کے وارث ہو جاؤ گے اور اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تمہارے لئے نور کے سامان پیدا کئے جائیں گے۔"

(الفضل ۱۴ نومبر ۱۹۶۸ء)

(باقی)

# احباب جماعت چندہ وقف جدید کی وصولی اور ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں!

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"میں امید رکھتا ہوں کہ ہماری جماعت وقف جدید کے کام میں بھی جس کی ابتداء یکم جنوری اور جس کی انتہاء ۳۱ دسمبر کو ہوتی ہے ..... بہت زیادہ حصہ لے گی۔"

وقف جدید کے مالی سال کے اختتام پذیر ہونے میں اب صرف ۱ ماہ سے بھی کم نہایت ہی قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ اور ابھی تک منظور شدہ بجٹ کا قریباً نصف حصہ قابل وصولی ہے۔ جس کے لئے متعلقہ عہدیداران اور احباب جماعت کی خصوصی توجہ درکار ہے لہٰذا جملہ احباب سے پرزور گزارش ہے کہ براہ مہربانی اس چندہ کی وصولی اور ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرمائیں۔

سیکرٹری صاحبان مال سے گزارش ہے کہ براہ مہربانی اس چندہ کی جمع شدہ رقوم بلا تاخیر مرکز میں بھجواتے رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظم مال۔ وقف جدید۔ ربوہ)

# پنجاب یونیورسٹی میں انجینئرنگ میں داخلے

پنجاب یونیورسٹی میں انجینئرنگ کی مندرجہ ذیل شاخوں میں داخلے ہو رہے ہیں

| | | |
|---|---|---|
| ۱۔ کیمیکل انجینئرنگ (PURE) | گذشتہ سال کا میرٹ | ۶۲٫۵ |
| ۲۔ کیمیکل انجینئرنگ بمع پٹرولیم و گیس | " | ۶۲٫۶ |
| ۳۔ کیمیکل انجینئرنگ (ٹیکنالوجی) | | ۶۲٫۲ |
| ۴۔ میٹلرجیکل انجینئرنگ | | ۶۱٫۸ |

درخواست فارم شعبہ کیمیکل انجینئرنگ پنجاب یونیورسٹی لاہور سے دستیاب ہیں اور درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ ۵ دسمبر ہے۔

جو طلباء داخلہ لینا چاہیں وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ قائم کریں۔

بشیر احمد صاحب مجوکہ۔ دارالحمد۔ ۱۳۴۔ اے نیو مسلم ٹاؤن۔ لاہور

کریم الدین احمد۔ صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن۔ لاہور)

# مثالی وقار عمل

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ ۲۷ نومبر بروز جمعۃ المبارک اپنی اپنی مجالس میں ایک مثالی وقار عمل منائیں۔

قبل از وقت مقام وقار عمل کے تعین۔ ضروری سامان کی فراہمی وغیرہ امور سرانجام دے کر ہر مجلس کے سو فیصد خدام کو اس وقار عمل میں شامل کرنے کی کوشش کریں اور رپورٹ جلد مرکز میں بھجوائیں۔ فجزاکم اللہ۔

(مہتمم وقار عمل)

(مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

**قائدینِ مجالس توجہ فرمائیں! کیا ۲۷ نومبر کو ہونے والے مثالی اجتماعی وقارِ عمل کے لئے تیاری کر رہے ہیں؟**
مہتمم وقارِ عمل
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

# قرارداد تعزیت

ممبرات لجنہ دارالصدر جنوبی ربوہ کا یہ غیر معمولی اجلاس محترمہ مبارکہ نسرین صاحبہ اہلیہ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ اور سیکرٹری نصرت جہاں کی اچانک وفات پر شدید دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔

مرحومہ بہت نیک اور صاف دل اور دین سے محبت رکھنے والی خاتون تھیں۔ باوجود بیماری اور کمزوری کے جب لجنہ کے اجلاس پر آتیں تو چہرے پر کسی قسم کے کرب اور بے چینی کے آثار نہ ہوتے۔ آخر تک بڑے اطمینان اور سکون سے بیٹھتیں۔ جب کوئی بہن طبیعت کے متعلق دریافت کرتی تو ہنس کر جواب دیتیں کہ خدا کا شکر ہے ٹھیک ہوں۔ آپ نہ صرف سلسلہ کے ایک مخلص مبلغ کی بیوی ہی تھیں بلکہ آپ کو مبلغ کی والدہ ہونے کا شرف بھی حاصل ہے آپ کے تینوں بیٹے نیک قابل و لائق ہیں۔ بہو اور بیٹی بھی دینی کاموں میں بڑے شوق سے حصہ لیتی ہیں۔

ہم سب ممبراتِ لجنہ اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ اپنے فضل سے مرحومہ کی مغفرت فرمائے درجات بلند کرے اور اعلیٰ علیین میں اپنے قرب میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطاء فرمائے اور اُن کے نقشِ قدم پر چلنے کی سعادت عطاء کرے۔ آمین۔

**ہم میں غم زدہ ممبرات**
(لجنہ اماء اللہ دارالصدر جنوبی۔ ربوہ)

جماعت احمدیہ شہر گجرات کے ایک خصوصی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت بالاتفاق منظور کی گئی۔

"جماعت احمدیہ شہر گجرات کا یہ خصوصی اجلاس مکرم ڈاکٹر میجر عبدالحق صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع گجرات اور آپ کی اہلیہ مرحومہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب ایک نیک، مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ آپ نے ساری زندگی کسی نہ کسی رنگ میں جماعتی خدمت پورے خلوص اور محبت سے سرانجام دی۔ آپ ایک معالج کی حیثیت سے شفیق اور مخلوقِ خدا پر رحم کے جذبہ سے سرشار رہے۔ غریب عوام کا مفت علاج فرماتے۔ دورانِ ملازمت احباب جماعت کے لئے حصولِ ملازمت اور دیگر امداد کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتے۔ مرحوم اُن خوش نصیبوں میں سے تھے جنہیں حضرت مصلح موعود کی زندگی کے آخری ایام میں علاج کرنے کی سعادت ملی۔

ہم جملہ ممبرانِ جماعت مرحوم موصوف کے بیٹوں، بیٹیوں سے دل کی گہرائیوں سے اظہار تعزیت کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے ملتجی ہیں کہ وہ مرحوم اور اُن کی اہلیہ مرحومہ کو اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کا خود حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ (ہم ہیں جملہ ممبران جماعت احمدیہ شہر گجرات)

# اطفال و ناصرات متوجہ ہوں

امسال اطفال و ناصرات کے لئے مرکزی مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ" مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے لئے اوّل، دوم اور سوم انعامات بالترتیب -/۲۰۰، -/۱۵۰ اور -/۱۰۰ روپے نقد مقرر ہیں۔ اطفال ابھی سے اس مضمون کے لئے تیاری شروع کر دیں۔ شرائط درج ذیل ہیں

۱۔ مضمون دو سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔
۲۔ پتہ اور تمام حوالہ جات مکمل اور صاف طور پر لکھے جائیں۔
۳۔ مضمون ناظم صاحب اطفال یا سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق سے ۱۵ جولائی ۱۹۸۲ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانا چاہیئے۔ (سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

"اسلام کا مغز اور رُوح وہ دُعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے۔" (حضرت اقدسؑ)

# بچوں کی تصاویر

جو بچے اپنے رسالہ تشحیذ الاذہان کے سالانہ نمبر میں اپنی تصویر شائع کروانا چاہتے ہوں وہ -/۲۰ روپے کیساتھ اپنی پاسپورٹ سائز تصویر بھجوا دیں۔ تصویر قائد صاحب مجلس یا قائد صاحب ضلع کی تصدیق کے ساتھ یکم دسمبر سے پہلے پہلے دفتر ماہنامہ تشحیذ الاذہان میں پہنچنی چاہیئے۔ (مینیجر تشحیذ الاذہان ربوہ)

# اعلان گم شدہ گھڑی

۱۔ ایک عدد کلائی گھڑی زنانہ محلہ دارالعلوم جنوبی میں گری پڑی ملی ہے۔ جس کی ہو تو نشانی بتا کر حاصل کر لیں۔ (عبداللطیف صدر محلہ دارالعلوم جنوبی ربوہ)

۲۔ ایک گھڑی زینت سبز ڈائیل ۱۷ جولائی رات سات بجے سے آٹھ بجے تک کالج ہاسٹل کے گیٹ اور عبدالحق کے کھوکھے کے درمیان گر گئی ہے۔
جس صاحب کو ملی ہو مہربانی فرما کر عبدالحق کھوکھے والے کو واپس کر دیں یا اطلاع دے دیں شکریہ۔ (جاوید احمد فورمین ایئر)

# مطالعہ کتب سلسلہ

ماہ نومبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی کتاب "الحجۃ البالغہ" مقرر ہے۔ قارئین کرام سے درخواست ہے کہ یہ کتاب منگوا کر خدام سے مطالعہ کرائیں۔ جزاکم اللہ
(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)


انشاء اللہ تعالیٰ
حضرت حکیم نظام جان
کے فرزند اور جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ ربوہ
(بالمقابل ایوانِ محمود)
میں ۲۶ اور ۲۷ نومبر کو مطب میں حاضر ہوں گے۔
جمعرات تین بجے دوپہر سے شام چھ بجے تک
اور جمعہ صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک
مینیجر:- مشہور دواخانہ ربوہ


# درخواست دعا

میرا بیٹا عزیز وسیم احمد کچھ عرصہ سے بعارضہ مرگی بیمار ہے۔ اس کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
نیز خاکسار بعض مالی پریشانیوں کا شکار ہے احباب سے درخواست ہے کہ وہ ان کے ازالہ کے لئے بھی دعا فرمائیں۔
محمد بشیر بھٹی ۹۶ مریچ۔ ضلع فیصل آباد

"جو خدا کے لیے ہوتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اپنی طرف آنے والے کی سعی اور کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔"
(ملفوظات جلد اول صفحہ ۱۴۴)

**مطالباتِ تحریک جدید میں سے ایک مطالبہ خدمتِ دین کیلئے زندگی وقف کرنا ہے** (مہتمم تحریک جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# گیمز سے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر عمل پیرا ہونے کی سعادت

## مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام انڈونیشی کھیل "گالاہ آسن" کا مظاہرہ

### انڈونیشیا سے آئے ہوئے جامعہ احمدیہ کے طلباء کی دو ٹیموں کے درمیان نمائشی میچ:

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حالیہ اجتماعات خدام و انصار میں جسمانی ورزش پر جو زور دیا ہے اس میں سے ایک کھیل بھی بطور ورزش حضور نے بیان فرمایا۔ یہ کھیل انڈونیشیا میں کھیلا جاتا ہے۔ اور پاکستانیوں کو اس کھیل سے روشناس کروانے کا سہرا جامعہ احمدیہ میں زیر تعلیم انڈونیشی طلباء کے سر ہے۔

حضور انور کے اس ارشاد کی تعمیل میں مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ نے جمعہ ۱۳ نومبر ۱۹۸۱ء کو بعد از نماز جمعہ اس کھیل کے تعارف کے طور پر جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈ میں ایک آزمائشی نمائشی میچ کا انعقاد کروایا۔ یہ میچ نماز جمعہ ختم ہونے کے بعد قریباً ڈھائی بجے شروع ہوا اور لگ بھگ نصف گھنٹہ جاری رہا۔ انڈونیشیا کے طلباء نے دو ٹیمیں بنائیں ایک ربوہ ٹیم جنہوں نے سفید شرٹس پہن رکھی تھیں اہل ربوہ کی ایک خاص تعداد نے یہ نمائشی میچ دیکھا۔ یہ میچ قادیان ٹیم نے ۳ کے مقابلے میں ۳ پوائنٹس سے جیت لیا۔

میچ ختم ہونے کے بعد ناظم اطفال مقامی ربوہ مکرم محمد شریف اسحاق صاحب سابق مبلغ تنزانیہ اور سیکرٹری صحت جسمانی اطفال مکرم حبیب اللہ احمدی صاحب استاذ جامعہ احمدیہ نے مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی کی طرف سے انڈونیشی طلبہ کو دودھ پیش کیا۔ اس موقعہ پر انڈونیشی طلباء کی ٹیموں کے کپتانوں سے نمائندہ الفضل نے گفتگو کر کے اس کھیل کے قواعد معلوم کئے۔

اس میچ میں ربوہ ٹیم کے کپتان مکرم خالد ہدایت صاحب تھے اور اس ٹیم کے ارکان میں فضل محمد۔ معراج الدین۔ سبط احمد حسن۔ عطاء الرزاق۔ محمد نذیر اور ریزرو میں عطاء الرب اور عبدالوہاب شامل تھے۔ جبکہ قادیان ٹیم کے کپتان محمد ظفر اللہ ناصر تھے۔ ان کی ٹیم کے ارکان میں محی الدین۔ شمشیر علی۔ ظفر اللہ پونتو احمد۔ بشیر الدین۔ امر معروف اور ریزرو میں مبشر احمد اور احمد ہدایت شامل تھے۔ ریفریوں کے فرائض مکرم معصوم احمد اور عبدالستار رؤف نے ادا کئے انڈونیشی طلبا نے بتایا کہ اس کھیل کا نام "گالاہ آسن" (GALAH ASIN) ہے اور یہ سارے انڈونیشیا کے شہروں اور دیہات میں بہت مقبول روایتی کھیل ہے۔ سکولوں اور کالجوں کی سطح پر بھی اس کے مقابلے ہوتے ہیں۔

عموماً یہ چاندنی رات میں کھیلی جانے والی گیم ہے ایک ٹیم میں عموماً کم از کم چھ کھلاڑی ہوتے ہیں۔ کھلاڑیوں کی تعداد کچھ بڑھ جائے تو اسی حساب سے میدان میں زائد لکیریں ڈال دی جاتی ہیں۔ یہ کھیل "باڑی" سے ملتی جلتی ہے۔ لیکن جسمانی پھرتی اور ورزش کے اعتبار سے باڑی پر فوقیت رکھتی ہے۔ چھ آدمیوں کا کھیل اس طرح کھیلا جاتا ہے کہ ایک میدان میں ۲۰ فٹ × ۱۶ فٹ کے خانے بنا لئے جاتے ہیں تصویر ملاحظہ ہو۔ کپتان درمیان والی عمودی لائن پر ہوتا ہے

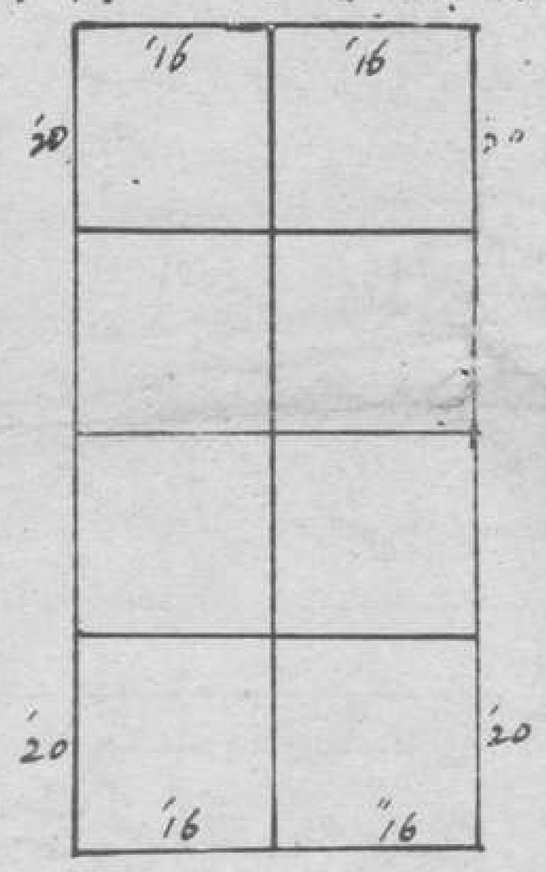


اور لائن کی ساری لمبائی میں حرکت کر سکتا ہے مگر اس کا پیر لائن سے دائیں بائیں نہیں نکلنا چاہیئے لائن کی موٹائی اس کے پیروں کی لمبائی کے برابر رکھی جاتی ہے۔ باقی پانچ کھلاڑیوں میں سے ہر ایک افقی لائن پر ہوتا ہے اور اس لائن پر صرف دائیں بائیں حرکت کر سکتا ہے۔ کھیل شروع ہونے سے پہلے ٹاس کیا جاتا ہے۔ ٹاس جیتنے والی ٹیم حملہ آور ہوتی ہے۔ دوسری ٹیم کے کھلاڑی لائنوں پر کھڑے ہوتے ہیں اور مخالف ٹیم کے کھلاڑیوں کو ہاتھ لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حملہ آور ٹیم کے کھلاڑی ایک طرف سے جاتے ہیں اور لائن پر موجود راستہ روکنے والوں کو جھکائی دے کر دوسرے کونے پر پہنچ جاتے ہیں اور پھر واپس آتے ہیں جب کسی ٹیم کا ایک بھی شخص صحیح سلامت واپس آ جائے تو ٹیم ایک پوائنٹ جیت لیتی ہے اور پھر سے ساری ٹیم واپس آ کر نئے سرے سے نیا پوائنٹ حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے اس دوران میں حملہ آور ٹیم کے کسی فرد کو روکنے والی ٹیم کے کسی فرد کا اگر ہاتھ مس کر جائے تو وہ ساری ٹیم آؤٹ ہو جاتی ہے اور پھر دوسری ٹیم باہر آ کر حملہ کرتی ہے اور راستہ روکنے والوں کو غچہ دے کر سارا میدان پار کر کے واپس آنے کی کوشش کرتی ہے۔ حملہ آور ٹیم کے ہر کھلاڑی کا کم از کم ایک پاؤں میدان کے اندر ہونا ضروری ہے۔ دوسرا پاؤں لائن سے باہر نکال سکتا ہے لیکن روکنے والی ٹیم کے کھلاڑیوں کے دونوں پاؤں لائنوں کے اندر ہونے چاہئیں

اس گیم میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے تیز دوڑنے والا پھرتیلا۔ ذہین۔ تیز طرار اور کان آنکھیں تیز رکھنے والا کھلاڑی چاہیئے۔ اور اس میں دیانت داری بھی ہونی چاہیئے تاکہ خفیف سا بھی ہاتھ لگ جائے تو اپنا ہاتھ خود بلند کر کے بتا دے کہ اسے ہاتھ لگ گیا ہے۔

### ٹاس کرنے کا دلچسپ طریقہ:

اس کھیل میں ٹاس کرنے کا ایک اپنا طریقہ ہے اس میں تین اشارے مقرر ہیں۔ ہاتھ کے انگوٹھے سے مراد ہاتھی ہے۔ انگشت شہادت سے مراد آدمی ہے اور سب سے چھوٹی انگلی (چیچی) سے مراد چیونٹی ہے۔ ہاتھی اور آدمی کا مقابلہ ہو تو ہاتھی غالب آتا ہے۔ آدمی اور چیونٹی کا مقابلہ ہو تو آدمی غالب آتا ہے اور ہاتھی اور چیونٹی کا مقابلہ ہو تو چیونٹی غالب آتی ہے کیونکہ وہ ہاتھی کے دماغ میں گھس کر اسے پاگل کر سکتی ہے۔

دونوں کیپٹن آمنے سامنے کھڑے ہو کر اپنا ہاتھ ایک ہی وقت آگے کرتے ہیں۔ ہاتھ کی مٹھی بند ہوتی ہے اور انگوٹھا۔ انگشت شہادت یا چھوٹی انگلی میں سے ایک مٹھی سے باہر ہوتی ہے جس کی علامت بڑی ہو وہ ٹاس جیت جاتا ہے۔ مثلاً یہ کہ ایک ٹیم کے کپتان نے انگوٹھا آگے کیا۔ انگوٹھے سے مراد ہاتھی ہے۔ دوسرے کپتان نے چھوٹی انگلی آگے کی اس سے مراد چیونٹی ہے۔ اب چونکہ چیونٹی غالب ہے اس لئے یہ کپتان ٹاس جیت جائے گا۔

مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ نے یہ گیم رائج کرنے سے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر عمل پیرا ہونے میں اولیت کا اعزاز حاصل کیا ہے۔ اور اب ان کا ارادہ ہے کہ وہ اس گیم کو ربوہ کے تمام محلوں کے اطفال میں رائج کریں گے۔ انڈونیشی طلباء سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ ربوہ کے تمام محلوں میں جا جا کر اس کھیل کی کوچنگ کریں۔ چنانچہ جمعہ ۲۰ نومبر کو مسجد مہدی سے ملحقہ گراؤنڈ میں محمد دارالصدر شرقی کے اطفال کی دو ٹیموں کے درمیان یہ میچ ہوا جس میں انڈونیشی طلباء نے کوچنگ کے فرائض انجام دیئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضور انور کے تمام ارشادات پر پوری سرگرمی اور تندہی سے عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

○

## قیادت مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کا

# اجلاس عام

قیادت خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے خدام و اطفال بھائیوں کے لئے اعلان ہے کہ مورخہ ۲۶ نومبر بروز جمعرات بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں سب مجالس لاہور کے خدام و اطفال کا اجلاس عام ہوگا۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ خطاب فرمائیں گے۔ سب بھائیوں سے درخواست ہے کہ شامل ہو کر استفادہ فرمائیں

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور)

موکے مت کاٹیے پھر اگ آئیں گے

وارٹس کیور WARTS CURE

سے خشک ہو کر جھڑ جاتے ہیں اور پھر نہیں اگتے۔ قیمت فی کیور -/۱۵ لٹریچر مفت

کیور یو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۷ ؛ ۶۰۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴